بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ

یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

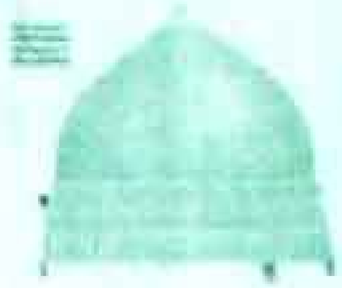

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله
وعلی آلك واصحابك یا حبیب الله

اربعین
فی تائید المفلحین

فقیر محمود احمد

سنی حنفی قادری نوشاہی نعیمی بریلوی عفی اللہ عنہ

ناشر

نعیمی کتب خانہ

حکیم الامت مفتی احمد یار خان روڈ نزد چوک پاکستان (گجرات)

انتساب

استاذی المکرم مفسر قرآن شارح احادیث حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہ العزیز اور استاذی المحترم مفسر قرآن نور نظر حکیم الامت صاجزادہ مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کہ جنکی خصوصی عنایتوں سے فقیر محمود احمد لکھنے کے قابل ہوا رب تعالیٰ مجھے ان کے طفیل تائید حق اور ابطال باطل کی مزید توفیق عطا فرمائے اور صاجزادہ والا شان مفتی عبدالقادر خان نعیمی دامت برکاتھم القدسیہ کا سایہ ہم پر تادیر قائم فرمائے

آمین ثم آمین!

marfat.com

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد مشکوٰۃ شریف ص ۳۶ میں ہے عن ابی الدردا قال رسول اللہ ﷺ من حفظ علی امتی اربعین حدیثافی امرد ینہا بعثہ اللہ فقیہا و کنت لہ یوم القیامۃ شافعا و شہیدا روایت ہے حضرت ابودردا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری امت پر چالیس احکام دین کی حدیثیں حفظ کرے اسے اللہ فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اسکا شفیع اور گواہ ہونگا مرات شریف جلد اول میں اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کے بہت سے پہلو ہیں چالیس حدیثیں یاد کر کے مسلمانوں کو سنانا چھاپ کران میں تقسیم کرنا ترجمہ یا شرح کر کے لوگوں کو سمجھانا راویوں سے سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا سب ہی اسی میں داخل ہیں یعنی جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری امت تک پہنچادے تو قیامت میں اس کا حشر علمائے دین کے زمرے میں ہوگا اور میں اس کی خصوصی شفاعت اور اس کے ایمان اور تقوے کی خصوصی گواہی دونگا ورنہ عمومی شفاعت اور گواہی تو ہر مسلمان کو نصیب ہوگی اس حدیث کی بناء پر تقریبا تمام محدثین نے جہاں حدیثوں کے دفتر لکھے وہاں علیحدہ چہل حدیث جسے اربعینہ کہتے ہیں جمع کیں امام نووی اور شیخ عبدالحق دہلوی کی اربعینیات مشہور ہیں فقیر نے بھی اپنی کتاب سلطنت مصطفیٰ میں چالیس احادیث جمع کی ہیں لہذا فقیر محمود احمد بھی اس حدیث کی بناء پر علماء امت کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کے لئے چالیس احادیث جمع کر کے یہ نورانی تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے رب تعالیٰ بحق نبی کریم رؤف الرحیم صاحب لولاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اسکو درجہ قبولیت عطا فرما کر مسلمانوں کے لئے نافع بنائے معاونین کے درجے بلند فرمائے اور میرے لئے کفارہ سیئات بنائے آمین ثم آمین! حدیث نمبر ۱: مصنف عبدالرزاق الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف جز اول صفحہ ۶۳ مواہب الدنیہ جلد ۱ صفحہ ۹ السیرۃ الحلبیہ جلد ۱ صفحہ ۴۷ فتاوی الحدیثیہ صفحہ ۵۹ میں ہے عن جابر ابن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہما قال

marfat.com

قلت یارسول الله بابی وامی اخبرنی عن اول شئی خلقه الله قبل الاشیاء قال یا جابران الله خلق قبل الاشیاء نور نبیک محمد ﷺ من نوره فجعل ذلك النور یدور بالقدرة حیث شاء الله و لم یکن فی ذلك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملك ولا سماء ولاارض ولاشمس ولاقمر ولا انس ولاجن فلما اراد الله تعالیٰ ان یخلق الخلق قسم ذالك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم و من الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموت ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنة والنارثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المومنین ومن الثانی نور قلوبهم وهی المعرفة بالله ومن الثالث نور انسهم وهو التوحید لااله الا الله محمد رسول الله ﷺ روایت ہے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ اور میری ماں دونوں آپ پر فدا ہوں مجھے بتائیے کہ اللہ نے ہر چیز سے پہلے کون سی چیز پیدا کی تو آپ نے فرمایا اے جابر بے شک اللہ نے ہر چیز سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ نے چاہا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ جنت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ انسان تھا اور نہ جن تھا پھر جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش پیدا کیا پھر چوتھے حصہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کیے پھر چوتھے حصہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصہ سے آسمان پیدا کیا دوسرے حصہ سے زمینیں اور تیسرے حصہ سے جنت اور

marfat.com

دوزخ بنائے پھر چوتھے حصہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصہ سے مومنین کی آنکھوں کا نور پیدا کیا دوسرے حصہ سے ان کے دلوں کا نور اللہ کی معرفت بنائی اوتیسرے حصہ سے ان کی توحید **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی محبت کو بنایا اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی روایت ہے کہ اللہ نے ہر چیز سے پہلے قلم پیدا کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ دیو بندی وہابیوں کے مولوی اشرفعلی تھانوی نے نشر الطیب صفحہ ۷ میں اور غیر مقلد وہابیوں کے مولوی وحید الزمان نے ھدیۃ المھدی صفحہ ۵۶ میں تسلیم کیا ہے نمبر ۲ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کو ہر چیز کا علم ہے یہ بات اخبرنی عن اول شئی سے معلوم ہوئی نمبر ۳ جب نبی کریم ﷺ نے اپنا نورانی ہونا بیان فرمایا تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کرتے ہوئے انت بشر مثلنا نہیں کہا لہذا جو شخص نبی کریم ﷺ کو محض اپنے جیسا بشر سمجھے وہ ما انا علیہ واصحابی سے خارج ہے

حدیث نمبر ۲ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۲۶ میں ہے **عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت یارسول اللہ ﷺ متی جعلت نبیا قال و آدم بین الروح و الجسد**، حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا **یارسول اللہ** ﷺ آپ کب نبی بنائے گئے تو آپ نے فرمایا جبکہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے (یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو چالیس سال بعد نبوت عطاء ہوئی ان کا نظریہ قرآن مجید اور احادیث کے سراسر مخالف ہے۔ حدیث نمبر ۳ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ میں ہے **عن عبد اللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ ﷺ تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی** روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا **رسول اللہ**

marfat.com

ﷺ نے کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی سوائے ایک کے سب دوزخی ہوں گے صحابہ نے عرض کیا وہ کون ہوں گے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوں گے اور الملل والنحل جلد اصفحہ ۵ میں ہے۔ **قیل ومن النا جیة قال اهل السنة والجماعة** عرض کیا گیا نجات پانے والے کون ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا اھل السنت والجماعت ہونگے اس حدیث سے اہل سنت کی صداقت اور اہلسنت کا ناجی ہونا آفتاب نصف النہار کی طرح بالکل عیاں ہے اغیار کے پاس جب اس حدیث کو جھٹلانے کی کوئی سبیل نہ رہی تو انہوں نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ اہل سنت ہم ہیں چنانچہ غیر مقلدین کے حافظ عبداللہ بہاولپوری نے ایک کتاب اصلی اہلسنت لکھ کر اسمیں یہ باور کرانے کی ناکام جسارت کی ہے کہ غیر مقلد اصلی اہلسنت ہیں چشم بددور کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ حالانکہ اس کی کتاب سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ غیر مقلدین منکر حدیث ہیں کتاب کے مقدمہ میں یہی حدیث لکھ کر اسی کتاب کے صفحہ ۳۱ میں اس حدیث کی یوں تکذیب کی گئی ہے کہ لکھا ہوا ہے کہ ہم فرقہ نہیں ہیں ان الفاظ میں عبداللہ بہاولپوری نے غیر مقلدین کا تہتر فرقوں سے باہر ہونے کا اقرار کر کے غیر مقلدین کے قطعی جہنمی ہونیکا اظہار کر دیا ہے غیر مقلدین کے عبداللہ بہاولپوری نے اپنی اسی کتاب اصلی اہلسنت کے صفحہ ۳۶ میں لکھا ہے کہ بریلویوں کی چونکہ اکثریت ہے اسلئے وہ اسی نام اہلسنت والجماعت سے مشہور ہیں غیر مقلدین کے عبداللہ بہاولپوری نے اپنے غیر مقلدین کو اقل القلیل اور بریلویوں کی اکثریت کو تسلیم کر لیا ہے یہ ہے عبداللہ بہاولپوری کا شاھدین علی انفسھم بالکذب۔ مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام صفحہ ۳۰ میں ہے **وعن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں **رسول الله** ﷺ نے فرمایا کہ بڑے گروہ کی پیروی کرو کیوں کہ جو الگ رہا وہ الگ ہی آگ میں ڈالا جائیگا مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین میں ہے **عن انس قال قال رسول الله ﷺ انا اکثر الانبیاء تبعاً یوم القیامة** روایت ہے

marfat.com

حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن میں تمام نبیوں سے زیادہ تابعین والا (امت والا) ہوں گا مشکوٰۃ شریف باب صفۃ الجنۃ میں ہے **عن بریدۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اھل الجنۃ عشرون و مائۃ صف ثمانون منھا من ھذہ الامۃ وار بعون من سائر الامم** روایت ہے حضرت بریدہ سے فرماتے ہیں فرمایا **رسول اللہ** ﷺ نے جنت والے ایک سو بیس صفیں ہیں جن میں سے اسی صفیں اس امت کی ہیں اور باقی ساری امتوں کی غیر مقلدین اگر منکر حدیث نہ ہوتے تو ترک تقلید کی غلیظ ترین دلدل سے لتھڑ کر منہ کے بل اوندھا جہنم میں گرنے کی بجائے ان احادیث کو مانتے ہوئے نجات پانے والی بڑی جماعت اہلسنت والجماعت بریلویوں حنفیوں کی پیروی کر کے نجات پا جاتے لطیفہ ہم نے غیر مقلدین سے کئی بار مطالبہ کیا کہ وہ اگر اپنی اقل القلیل فرقی سے جنتیوں کی اسی صفیں پوری نہیں کر سکتے تو وہ اپنے غیر مقلد مولویوں میں سے کم از کم اسی مولویوں کی فہرست پیش کر دیں جو تقلید کو شرک کہتے ہوں اور مشہور زمانہ صاحب تصنیف ہوں اور وہ جنتی ہوں فقیر اگر تمہارے ہی اصول اور نظریات کی رو سے ان کا جہنمی ہونا ثابت کر دے تو پھر بھی تائب ہو کر راہ ھدایت پر آ ؤ گے یا نہیں جنتیوں کی اسی صفیں تقلید کو شرک کہنے والے غیر مقلدین سے کیسے پوری ہونگی جبکہ تم اپنے تقلید کو شرک کہنے والے اسی جنتی علماء کی فہرست پیش کرنے سے عاجز آ چکے ہو تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کو اپنا کر صراط مستقیم پر آ جاؤ حدیث نمبر ۴ مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام صفحہ ۳۰ طبرانی اوسط جلد ۱ صفحہ ۳۲ میں ہے **من یعش منکم بعدی فسیریٰ اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو میرے بعد جئے گا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا لہذا تم میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مظبوط پکڑو اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے طریقہ کے ساتھ خلفائے راشدین مھدیین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کے طریقہ کو

marfat.com

مضبوط پکڑنے کا حکم فرمایا ہے لہذا جو شخص بھی صحابہ اکرام کے بارے میں عموماً اور خلفائے راشدین کے بارے میں خصوصاً بکواس کرے وہ کبھی بھی نجات نہیں پا سکتا طبرانی کبیر جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱ مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ میں ہے **عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله ﷺ من سب اصحابی فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین** روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا **رسول الله** ﷺ نے جس نے میرے صحابہ کو گالی دی انہیں برا کہا تو اس پر **الله تعالیٰ** اور تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے حدیث میں نبی کریم ﷺ نے علیکم بحدیثی نہیں فرمایا بلکہ علیکم بسنتی فرمایا ہے الحمد اللہ ہم اہلسنت ہیں دنیا میں اب اہل حدیث کوئی بھی نہیں ہو سکتا غیر مقلدین کا اپنے آپ کو اہلحدیث کہنا بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ آجکل **صحابہ کرام رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین** کے دشمن رافضیوں کا اپنے آپکو شیعہ کہنا اور ختم نبوۃ کے منکرین مرزائیوں کا اپنے آپ کو احمدی کہنا جسطرح وہ جھوٹے ہیں اسی طرح غیر مقلدین بھی جھوٹے جب نام ہی جھوٹا ہے تو کام بھی جھوٹے ہی ہوں گے اسلئے تمام مسلمانوں کو چاہئے رافضیوں کو شیعہ کہنے کی بجائے رافضی کہنا چاہئے اور مرزائیوں کو احمدی کہنے کی بجائے مرزائی اور غیر مقلدین کو اہلحدیث کہنے کی بجائے غیر مقلد کہنا چاہیے۔ حدیث نمبر ۵ مشکوۃ شریف باب ذکر الیمن والشام صفحہ ۵۸۲ میں ہے **عن ابن عمر قال قال النبی ﷺ اللهم بارک لنافی شامنا اللهم بارک لنافی یمننا قالوا یا رسول الله وفی نجدنا قال اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا فاظنه قال فی الثالثة هناک الزلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطان**، روایت ہے ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا نبی ﷺ نے الٰہی ہم کو ہمارے شام میں برکت دے الٰہی ہمارے یمن میں برکت دے لوگوں نے عرض کیا یا **رسول الله** اور ہمارے نجد میں فرمایا الٰہی ہم کو ہمارے شام مین برکت دے الٰہی ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے لوگوں نے عرض کیا یا **رسول الله** اور ہمارے نجد میں راوی

marfat.com

ابن عمر کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ تیسری بار میں فرمایا کہ وہاں زلزلے ہونگے اور وہیں سے شیطانی گروہ نکلے گا تمام اکابر علمائے امت نے وضاحت فرمائی ہے کہ اس حدیث کا مصداق محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسکے متبعین یعنی وہابی فرقہ ہے جو نجد سے نکلا جس کے فتنے آج بھی دنیا کو ہلائے دیتے ہیں جتنے بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں خواہ وہ دیوبندی ہوں یا غیر مقلد ہوں رائے ونڈی تبلیغی ہوں یا مودودی ہوں تنظیم اسلامی ہوں یا سپاہ صحابہ ہوں یا جماعت الدعوۃ لشکر طیبہ والے ہوں یا جماعت المسلمین یا اور کسی روپ میں یہ تمام کے تمام محمد بن عبدالوہانجدی کے پیروکار قرن الشیطان ہیں اور نجدیت وہابیت کی شاخیں ہیں اس حدیث کی رو سے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسکے نظریات کو عمدہ کہنے والے اور اسکے پیروکار قیامت تک جس روپ میں بھی ہونگے وہ سب کے سب قرن الشیطان ہی ہونگے ، یہ بات خوب ذہن نشین رکھنی چاہئے تفصیل کے لئے جاء الحق اور الطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعمیہ کا مطالعہ کریں بے حد مفید رہے گا حدیث نمبر ۶ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۳۱۷ مسند حمیدی الجزء السادس صفحہ ۲۹۴ میں ہے **قال رسول الله ﷺ لا تحروا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبها فانها تطلع بین قرنی الشیطان و تغرب بین قرنی الشیطان** ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی نماز کے لئے طلوع شمس اور سورج کے غروب کے وقت قصد نہ کرو کیوں کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن اوقات میں سورج قرنی الشیطان کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے ان اوقات مین نماز نہیں ہوتی تو جن لوگوں کو ہمارے غیب دان مختار کل حاجت روا مشکل کشا نبی ﷺ نے قرن الشیطان کہا ہے ان کے پیچھے نماز کیسے ہوگی لہذا تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ فرقہ وہابیہ کی تمام شاخوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کریں حدیث نمبر ۷ حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۱۳۷ اور جلاء الافہام صفحہ ۶۳ میں ہے **عن ابی الدرداؑ قال قال رسول الله ﷺ اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعة فانه یوم مشهود تشهد الملائکة لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوته حیث کان قلنا و**

marfat.com

بعد وفاتك ؟ قال وبعد وفاتي ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء ۔ روایت هے ابودرداسے فرماتے هیں که رسول الله ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن زیادہ درود شریف مجھ پر پڑھو کیوں کہ وہ حاضری کا دن ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں نہیں ہے کوئی ایسا بندہ جو مجھ پر جب بھی کہیں سے درود شریف پڑھے مجھے اس کی آواز پہنچتی ہے، ہم نے عرض کی کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ تو آپ نے فرمایا یہ دستور بعد وفات بھی رہیگا، بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے جسموں کو کھائے اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کا بعد وفات بھی دور و نزدیک سے درود و سلام سننا ثابت ہو گیا اعلیٰحضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان + کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام حدیث نمبر ۸ مسند ابی یعلی جلد ۳ صفحہ ۳۷۹ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۱۴ میں ہے عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ الانبياء احياء في قبور هم يصلون اسناده جيد ۔ روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول الله ﷺ نے فرمایا تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اسکی اسناد کھری ہے مجمع الزوائد میں ہے رجال ثقات کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں انبیاء علیہم السلام کی حیات کے منکرین در حقیقت خود مردہ ہیں کیوں کہ قرآن مجید انہیں مردہ قرار دیتا ہے قرآن مجید میں ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتىٰ حدیث نمبر ۹ الادب المفرد صفحہ ۲۰۷ میں ہے خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل اذكر احب الناس اليك فقال يامحمد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا ایک شخص نے آپکو کہا کہ لوگوں میں سے جو آپکو زیادہ پیارا ہے اسکو یاد کرو تو آپ نے یا محمد کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین مشکل میں نبی کریم ﷺ کو پکارتے تھے اسلیئے مصیبت میں اللہ کے پیارے بندوں کو پکارنا شرک نہیں ورنہ العیاذ باللہ صحابہ کرام کافر ٹھہر ینگے اور جو شخص صحابہ کرام کو کافر سمجھے اس شخص کے کافر ہونے میں کسی ایک مسلمان کو بھی شک وشبہ

marfat.com

کی گنجائش نہیں۔ حدیث نمبر ۱۰ مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۱۹۴ ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۹ ابو داؤد شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ میں ہے عن عائشة قالت کان رسول اللهﷺ یفتتح الصلوٰة بالتکبیر و القراة بالحمد لله رب العلمین ۔ روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہﷺ نماز کو تکبیر اور قراۃ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے شروع فرماتے تھے حدیث نمبر ۱۱ ابو داؤد شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۵۶ نسائی شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۹ مسند حمیدی الجزء العاشر صفحہ ۵۰۵ میں ہے عن انس بن مالك قال کان النبیﷺ و ابو بکر وعمر وعثمان کانو ایفتتحون القراة بالحمد لله رب العلمین ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۵۶ ھذا حدیث حسن صحیح ۔ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ بے شک نبیﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین قراۃ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے شروع فرماتے تھے ترمذی شریف میں ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ترمذی شریف میں ہے معناہ انھم کانوایبدئون بقراة فاتحة الکتاب قبل السورة اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ بے شک وہ نماز میں سورۃ سے پہلے فاتحہ الکتاب سے قراۃ شروع کرتے تھے حدیث نمبر ۱۲ نسائی شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ میں قرآن مجید کی آیت واذا قری القرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ وَ انصتوا لعلکم تُرحمُونَ ۔ کے تحت اور ابن ماجہ شریف صفحہ ۶۱ باب اذا قرأ الامام فانصتوا میں ہے عن ابی ھریرة قال قال رسول اللهﷺ انما جعل الامام لیئو تم به فاذا کبر فکبروا واذ اقرأ فانصتوا ۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسکو خاموش ہو کر سنو اور خاموش ہو جاؤ تا کہ تم پر رحم کیا جائے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا امام اسلیئے بنایا جاتا ہے کہ اسکی پیروی کی جائے جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب قراۃ کرے تم خاموش ہو جاؤ حدیث نمبر ۱۳ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۷۶ ۔ ابن ماجہ صفحہ ۶۱ مسند ابی عوانہ جلد ۲ صفحہ

marfat.com

۱۳۳ میں ہے قال رسول اللہ ﷺ اذا قرا الامام فانصتوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام قراۃ کرے تم خاموش ہو جاؤ مسلم شریف باب سجود التلاوۃ صفحہ ۲۱۵ جلد اول میں عطا ابن یسار سے مروی ہے انه سئال زید ابن ثابت عن القراۃ مع الامام فقال لا قراۃ مع الامام فی شئی ۔ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ صحابی سے امام کے ساتھ قراۃ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ امام کے ساتھ بالکل قراۃ جائز نہیں اسی مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۷۴ میں ہے فقال له ابوبکر فحدیث ابوهریرة هو صحیح و اذا قراء فانصتوا ۔ باب التشهد میں ہے کہ ابوبکر نے سلمان سے پوچھا کہ ابو ھریرہ کی حدیث کیسی ہے تو آپ نے فرمایا کہ بالکل صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام قرات کرے تو تم خاموش رہو بالکل صحیح ہے حدیث نمبر ۱۴ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۶۶ میں ہے من صلی رکعة لم یقرا فیها بام القرآن فلم یصل الا ان یکون ورالامام هذا حدیث حسن صحیح جو کوئی نماز پڑھے اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو (یعنی تب نہ پڑھے) یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث نمبر ۱۵ مصنف عبدالرزاق جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ میں ہے نهی رسول اللہ ﷺ عن القراۃ خلف الامام ان علیا قال من قرا خلف الامام فلا صلاۃ له قال و اخبرنی موسی بن عقبة ان رسول الله ﷺ وابوبکر و عمر و عثمان کانو اینهون عن القراۃ خلف الامام رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے قراۃ کرنے سے منع فرمایا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو امام کے پیچھے قراۃ کرے اسکی نماز نہیں ہوتی فرمایا موسی بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین امام کے پیچھے قراۃ کرنے سے منع فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآنی پنج تن پاک یعنی نمبر ۱ نبی کریم رؤف الرحیم صاحب لولاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نمبر ۲ خلیفہ اول خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمبر ۳ خلیفہ

marfat.com

دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نمبر۴ خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نمبر۵ خلیفہ چہارم حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قراۃ خلف الامام کے خلاف تھے حدیث نمبر۱۶ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ا صفحہ ۳۶۳ میں ہے **عن زید بن ثابت قال من قرا خلف الامام فلا الصلوۃ لہ** روایت ہے زید بن ثابت فرماتے ہیں جسنے امام کے پیچھے قراۃ کی اسکی نماز نہ ہوگی حدیث نمبر۱۷ تفسیر ابن عباس صفحہ ۱۱۳ میں ہے **واذ اقرئ القرآن فی الصلوٰۃ المکتوبۃ فاستمعوا الہ الی قراتہ وانصتوا لقراتہ** جب فرض نماز میں قرآن پڑھا جائے تو اس کی قرات کو کان لگا کر سنو اور قرآن پڑھتے وقت خاموش رہو حدیث نمبر۱۸ مسند ابی عوانہ جلد۲ صفحہ ۱۳۳ میں ہے **عن حطان بن عبداللہ ان ابا موسیٰ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فعلمنا سنتنا و بیّن لنا صلوٰتنا فقال اذا کبر الامام فکبروا واذا قرا فانصتوا** روایت ہے حطان بن عبداللہ سے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **رسول اللہ ﷺ** نے ہم سے خطاب کیا اور سنت کی تعلیم دی اور ہمیں نماز کا طریقہ بتایا اور فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قراۃ کرے تو تم خاموش ہو جاؤ ۔ حدیث نمبر۱۹ مسند ابی عوانہ صفحہ ۱۳۳ میں ہے **عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ ﷺ اذا قرا الامام فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین** روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے فرماتے ہیں کہ **رسول اللہ** ﷺ نے فرمایا جب امام قراۃ کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب **غیر المغضوب علیھم ولا الضالین** کہے تو تم آمین کہو قراۃ خلف الامام کے خلاف بہت زیادہ احادیث موجود ہیں جو پیش کی جا سکتی ہے جو لوگ رب تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے فضل سے صراط مستقیم پر قائم ہیں ان کے لئے تو اتنی بھی کافی ہیں اور غیر مقلدین کے لئے دفتر کے دفتر بھی بے کار ہیں اول اسلام میں امام کے پیچھے مقتدی قرات کرتے تھے بعد میں امام کے پیچھے قرات منسوخ ہو گئی اب غیر مقلدین جو روایات پیش کرتے ہیں وہ منسوخ ہیں غیر مقلدین کا روایات کو منسوخ نہ ماننا گویا قرآن مجید

marfat.com

اور صحیح احادیث میں تضاد پیدا کرنے کی ایک غلیظ ترین گھناؤنی سازش ہے جسمیں وہ انشاء الله تادم مرگ کامیاب نہیں ہوسکیں گے اس مسئلہ کے بارے میں ہم ایک مثال سے غیر مقلدین کا منکر حدیث ہونا بیان کرتے ہیں غیر مقلدین کہتے ہیں کہ بخاری میں ہے کہ حضور نے فرمایا **لاصلوۃ لمن لم یقرابفاتحۃ الکتاب** اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے غیر مقلدین کی اس بات کا جواب نہائیت ہی آسان ہے کہ بخاری شریف کی اس روایت میں خلف الامام کے الفاظ نہیں ہیں اور ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۶۵ میں ہے **لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب اذا کان وحدہ** جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی اس شخص کے لئے ہے جو اکیلا ہو امام کے پیچھے نہ ہو جتنا بھی احادیث کا ذخیرہ ہم پیش کرتے ہیں غیر مقلدین قرآن مجید اور احادیث کا انکار کر کے قراۃ خلف الامام کے قائل ہیں اور ہمارے دلائل سے عاجز آکر اس روایت **لاصلوٰۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب** کا سہارا پکڑتے ہوئے اس مسئلہ میں اسکو نص قطعی قرار دیکر پھر خود ہی اس کا انکار بھی کر دیتے ہیں ان کی کتاب توضیح الکلام فی وجوب القراۃ خلف الامام صفحہ ۳۷ اور خیر الکلام فی وجوب **الفاتحہ خلف الامام** صفحہ ۳۲ میں اپنی اس پیش کردہ نص صریح کے مقابلہ میں اپنی تحقیق یہ پیش کرتے ہیں کہ ہمارا تو یہ مسلک ہے کہ فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ فروعی اختلافی ہونے کی بناپر اجتہادی ہے پس جو شخص حتی الامکان تحقیق کرے اور یہ سمجھے کہ فاتحہ فرض نہیں خواہ نماز جہری ہو یا سری اپنی تحقیق پر عمل کرے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی یہ ہے غیر مقلدین نجدی وہابیوں کا **شاھدین علی انفسھم بالکذب** ایک طرف تو **لاصلوٰۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب** کو نص صریح قرار دیتے ہوئے خیر الکلام صفحہ ۲۱۹ میں لکھا ہے کہ سورۃ فاتحہ جب امام پڑھے تو تم بھی پڑھو اور امام سے پہلے پڑھو کبھی کہتے ہیں کہ سکتات میں پڑھو پھر اپنی ہی تحقیق سے اپنی ان تمام باتوں کو خود ہی باطل قرار دے دیتے ہیں غرضیکہ نہ ان کا کوئی دین ہے اور نہ کوئی ان کا اصول ہے جس پر وہ قائم رہ سکیں یہ سب کا سب ترک تقلید کا ہی وبال ہے جسکی وجہ سے وہ خسر الدنیا والاخرۃ ہو رہے ہیں معلوم ہوا کہ حق یہی ہے کہ

marfat.com

مقتدی امام کے پیچھے قرات نہ کرے۔ حدیث نمبر ۲۰ بخاری شریف جلد اول ۱۱۴ میں ہے عن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبی فذكرنا صلوة النبی ﷺ فقال ابو حميد الساعدی انا كنت احفظكم لصلوة رسول الله ﷺ رائيته اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع راسه استوىٰ حتى يعود كل فقار مكانه و اذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصابع رجليه القبلة فاذا جلس فی الركعتين جلس علی رجله اليسرى و نصب اليمنىٰ فاذا جلس فی الركعة الاخرة قدم رجله اليسرى و نصب الاخرى وقعد علی مقعدته روایت ہے محمد بن عمرو بن عطاء سے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابو حمید ساعدی فرمانے لگے کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر (یعنی تکبیر تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک کندھوں کے مقابل لے جاتے اور جب رکوع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی پیٹھ مبارک کو جھکا دیتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجاتا اور جب سجدہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر اسطرح رکھتے کہ نہ اپنے بازوؤں کو بچھاتے اور نہ سمیٹ کر اپنے پہلو سے لگاتے اور پاؤں کے سرے قبلہ کی طرف رکھتے پھر جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے سرین کے بل بیٹھتے حدیث نمبر ۲۱ تفسیر ابن عباس صفحہ ۲۱۳ میں ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ لا يرفعون ايديهم فی الصلوٰة حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں رفع یدین نہیں کرتے حدیث نمبر ۲۲ مسلم شریف جلد ا صفحہ ۱۸۱ ابو داؤد جلد ا صفحہ ۱۲۸ میں ہے عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ فقال مالی اراكم

marfat.com

رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ روایت ہے
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا
مجھے کیا ہو گیا کہ تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جسطرح وحشی گھوڑے اپنی
دموں کو ہلاتے ہیں نماز میں سکون کیا کرو حدیث نمبر ۲۳ نسائی شریف جلد ا صفحہ ۱۳۳ میں ہے عن
جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ و نحن یعنی رافعوا ایدینا
فی الصلوٰۃ فقال مابا لهم رافعین ایدیهم فی الصلوٰۃ کانها اذناب الخیل
الشمس اسکنوا فی الصلوٰۃ روایت ہے حضرت جابر بن سمرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے آپ نے فرمایا انہیں کیا ہو گیا ہے کہ
نماز میں اس طرح رفع یدین کرتے ہیں جسطرح سرکش گھوڑوں کی دمیں اٹھتی ہیں نماز میں سکون
کیا کرو حدیث نمبر ۲۴ مسند ابی عوانہ جلد ۲ صفحہ ۹۰ میں ہے عن سالم عن ابیه قال رایت
رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیه حتی یحاذی بهما و قال
بعضهم حذو منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعد مایرفع راسه من الرکوع لا یر
فعهما وقال بعضهم ولا یرفع بین السجد تین والمعنی واحد حضرت سالم اپنے
باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو
دیکھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب
رکوع جاتے اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو رفع یدین نہ کرتے بعض نے کہا کہ سجدوں کے
درمیان رفع یدین نہ کرتے مطلب سب راویوں کا ایک ہی ہے یعنی رفع یدین نہ کرتے حدیث
نمبر ۲۵ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۱۱۲ مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ میں ہے عن عبدالرحمن
بن غنم ان ابامالك الاشعری جمع قومه فقال یا معشر الاشعریین
اجتمعوا واجمعوا نسائكم وابنائكم اعلمكم صلوٰۃ النبی ﷺ صل لنا
بالمدینة فاجتمعوا وجمعوا نساءهم وابناءهم فتوضاء واراهم کیف
یتوضاء فاحصی الوضوء الی اماکنه حتی ان فاء الفیء وانکسر الظل قام

marfat.com

فاذن فصف الرجال فی ادنی الصف وصف الولدان خلفهم وصف النساء خلف الولدان ثم اقام الصلواة فتقدم فرفع یدیه فقرا بفاتحة الکتاب و سورة یسر هما ثم کبرورکع فقال سبحان الله وبحمده ثلاث مرارثم قال سمع الله لمن حمده واستویٰ قائما ثم کبر و خر ساجد ثم کبر فرفع راسه ثم کبر فسجد ثم کبر فانهض قائما فکان تکبیرة فی اول رکعة سة تکبیرات فکبر حین قام الی الرکعة الثانیة فلما قضی صلوته اقبل بوجهه فقال احفظوا تکبیری وتعلموا رکوعی وسجودی فانها صلوٰة رسول الله ﷺ التی کان یصلی لنا کذا الساعة من النهار روایت ہے حضرت عبدالرحمٰن بن غنم سے فرماتے ہیں کہ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع فرمایااور کہااے اشعری قوم جمع ہو جاؤاور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کرلو تاکہ میں تمہیں نبی ﷺ کی نماز سکھادوں جو آپ ہمیں مدینہ میں پڑھایا کرتے تھے پس آپ نے وضو کیااور انہیں دکھلایا کہ وضو کیسے کیا جاتا ہے آپ نے خوب اچھے طریقے سے پانی اعضاء وضو تک پہونچایا حتی کہ جب سایہ ظاہر ہوگیا تو آپ نے کھڑے ہوکر اذان دی امام سے قریب تر مردوں نے صف باندھی ان کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے پھر اقامت ہوئی اور آپ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ گئے آپ نے رفع یدین کیااور تکبیر (تحریمہ) کہی پھر سورۃ فاتحہ اور اسکے ساتھ دوسری سورت دونوں کو آہستہ پڑھا پھر تکبیر کہکر رکوع کیااور تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوگئے پھر تکبیر کہکر سجدے میں گرگئے پھر تکبیر کہکر سجدہ سے سر اٹھایا پھر تکبیر کہکر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہکر کھڑے ہوگئے اس طرح پہلی رکعت میں چھ تکبیریں ہوئیں آپ نے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہی پھر نماز پوری کرکے اپنے قبیلے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میری تکبیروں کو یاد کرلواور میرا رکوع وسجود سیکھ لوکیوں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو آپ ہمیں دن کے اس حصے میں پڑھایا کرتے تھے حدیث نمبر ۲۶ ترمذی شریف جلد ا صفحہ ۵۸

marfat.com

میں ہے عن علقمة قال قال عبد الله ابن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول الله ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الا مرة واحدة وقال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبه یقول غیر واحدمن اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین یہ حدیث نسائی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۰ میں بھی موجود ہے روایت ہے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھوں پس آپ نے نماز پڑھی اس میں سوا، تکبیر تحریمہ کے کسی بھی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعود کی حدیث حسن ہے بہت سے اہل علم صحابہ کرام اور تابعین تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور کسی جگہ بھی رفع یدین نہ کرنے کے قائل ہیں حدیث نمبر ۲۷ مسند حمیدی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷ میں ہے حدثنا الزهری قال اخبر نی سالم بن عبدالله عن ابیه قال رایت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه حذو منکبیه واذا ارادان یر کع وبعد مایرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین ۔امام زھری نے بیان کیا ہے کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر سے خبر دی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو پھر رفع یدین نہ کرتے اور نہ ہی دونوں سجدوں کے درمیان کرتے حدیث نمبر ۲۸ عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ میں ہے روی عن ابن عباس انه قال العشرة الذین شهد لهم رسول الله ﷺ بالجنة ماکانوا یر فعون ایدیهم الافی افتتاح الصلوۃ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا عشرہ مبشرہ جنکو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی وہ نماز کے شروع تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے حدیث نمبر ۲۹ عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ میں ہے ان عبد الله ابن الزبیر رائی رجلا یرفع یدیه فی الصلوۃ عندالرکوع وعندرفع راسه من الرکوع فقال لا

marfat.com

تفعل فان هذ اشئی فعله رسول اللہ ﷺ ثم ترکہ ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے ایک شخص کو نماز میں رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا ایسا نہ کیا کرو کیوں کہ یہ وہ کام ہے جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے کیا تھا پھر چھوڑ دیا تھا معلوم ہوا کہ جن روایات سے رفع یدین کا ثبوت ملتا ہے وہ پہلا فعل ہے بعد میں منسوخ ہو گیا تھا اس مسئلہ پر اور بھی روایات موجود ہیں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم پر قائم رکھا ہوا ہے وہ ہی حق کو اپنائے ہوئے ہیں تفصیل کے لئے جاء الحق کا مطالع فرمائیں بے حد مفید رہے گا غیر مقلدین کا دعوٰی ہے کہ رفع یدین سنت ثابتہ ہے یعنی نبی کریم ﷺ اخیر تک رفع یدین کرتے رہے یہاں تک کے خدا سے جا ملے غیر مقلد وہابیوں کے مولوی صادق سیالکوٹی نے اپنی کتاب صلوٰۃ الرسول صفحہ ۲۴۳ میں رفع یدین کو سنت صحیحہ ثابتہ لکھا ہے اور عبدالستار دہلوی نے فتاویٰ ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۵۱ میں لکھا ہے کہ رفع الیدین فی الصلوٰۃ ایسی سنت موکدہ ہے جس کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخر دم تک کیا ہے غیر مقلد وہابیوں کا یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ جسکو قیامت تک احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں کر سکتے ان کے محمد صادق سیالکوٹی نے صلوٰۃ الرسول صفحہ ۲۳۲ میں اپنے اس جھوٹے نظریہ پر دلیل لکھی ہے کہ تلخیص میں ہے **فما زالت تلک صلوته حتی لقی اللہ** کہ حضور ﷺ تاوفات رفع الیدین کرتے رہے حالانکہ تلخیص الجبیر کی اس عبارت کے دو راوی کذاب اور حدیثیں گھڑنے والے تھے (۱) عبدالرحمن بن قریش (۲) عصمہ بن محمد الانصاری۔ عبدالرحمن بن قریش کے متعلق میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ علامہ ذہبی کی اور لسان المیزان حافظ ابن حجر کی جلد ۳ صفحہ ۴۲۵ دیکھئے اور عصمہ بن محمد کے متعلق میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ اور لسان المیزان جلد ۴ صفحہ ۱۷۰ دیکھیں غرضیکہ دونوں راوی پرلے درجے کے کذاب ہیں جن کی اس روایت کو نفس امارہ والے طغیانی اور شیطانی زندگی گذارنے والے بڑی فراخ دلی سے خوش ہو ہو کر قبول کر رہے ہیں غیر مقلدین کے خالد گرجاکھی نے اپنی کتاب اثبات رفع الیدین صفحہ ۲۱۱ میں چودہ سو صحابہ کی شہادت پیش کی ہے کہ **رسول اللہ** ﷺ ہر تکبیر پر

marfat.com

نمازوں میں رفع الیدین کرتے تھے اس حدیث میں ماضی استمراری ہے اور غیر مقلدین کے اصول کی رو سے استمرار سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ساری عمر رفع یدین کرتے رہے ہیں چنانچہ غیر مقلد وہابیوں کے مولوی محمد صادق سیالکوٹی نے کتاب صلوٰۃ الرسول صفحہ ۲۴۱ میں لکھا ہے کہ کان یرفع کے الفاظ میں بھی استمرار ہے یعنی ہمیشگی پائی جاتی ہے کہ حضور تاوفات رفع الدین کرتے تھے خالد گرجاکھی نے جو چودہ سو صحابہ کی شہادت پیش کی ہے اسمیں بھی **کان یرفع یدیہ فی کل تکبیرۃ من الصلوات** نبی کریم ﷺ ہر تکبیر پر نمازوں میں رفع الیدین کرتے تھے سے بھی استمرار ہی ثابت ہوتا ہے لہذا غیر مقلد وہابیوں کے اصول کی رو سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ تاوفات ہر تکبیر کے ساتھ نمازوں میں رفع الیدین کرتے رہے ہیں اور غیر مقلدین چودہ سو صحابہ کی شہادت کو رد کر کے اور احادیث کا انکار کر کے اپنی من مانی کرتے ہوئے نماز میں جہاں جی چاہا رفع الیدین کر لیا اور ہر تکبیر کیساتھ رفع الیدین نہ کیا اس طرح منکر حدیث ہو کر جہنم کی گہرائیوں میں اپنا ابدی ٹھکانہ بنانے میں نہایت ہی آسانی سے کامیاب ہو رہے ہیں یہ ہے تقلید کو شرک کہنے کا بھیانک نتیجہ جو غیر مقلدین کو جہنم رسید کر رہا ہے حدیث نمبر ۳۰ طبرانی کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۵۰ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۱۳۷ میں ہے **عن وائل بن حجر فغسل وجھہ ثلثا و خلل لحیتہ و مسح باطن اذنیہ ثم ادخل خنصرہ فی داخل اذنہ لیبلغ الماء ثم مسح رقبتہ و باطن لحیتہ من فضل ماء الوجہ** روایت ہے حضرت وائل بن حجر سے **رسول اللہ** ﷺ نے اپنے چہرہ کو تین بار دھویا پھر اپنی ڈاڑھی میں خلال کیا اور کانوں کے اندر مسح کیا پھر خنصر کو کان میں داخل کیا تاکہ پانی پہنچ جائے پھر آپ نے گردن کا اور ڈاڑھی کے اندر کے حصہ کا مسح کیا چہرہ کے بچے ہوئے پانی سے حدیث نمبر ۳۱ تلخیص الحبیر جلد ۱ صفحہ ۹۳ میں ہے **عن ابن عمران النبی ﷺ قال من توضاء و مسح بیدیہ علی عنقہ وقی الغل یوم القیامۃ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن پر مسح کیا تو وہ قیامت کے دن

marfat.com

طوق پہنائے جانے سے بچالیا جائے گا حدیث نمبر ۳۲ تلخیص الجبیر جلد ۱ صفحہ ۹۲ میں ہے عن موسیٰ بن طلحة قال من مسح قفاه مع راسه وقی الغل یوم القیامة قلت فیحتمل ان یقال هذا وان کان موقوفا فله حکم الرفع ۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے سر کے ساتھ گدی کا بھی مسح کیا وہ قیامت کے دن طوق پہنائے جانے سے بچالیا جائے گا حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے ان احادیث کے علاوہ بھی احادیث موجود ہیں ان احادیث کے ہوتے ہوئے غیر مقلد وہابیوں کا جھوٹ بھی ملاحظہ فرمائیں غیر مقلد وہابیوں کے فتاوی ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۵۳ میں ہے کہ گردن کا مروجہ مسح کسی حدیث میں نہیں بلکہ احداث فی الدین ہے اور محمد صادق سیالکوٹی نے صلوٰۃ الرسول صفحہ ۸۲ میں لکھا ہے کہ گردن کے مسح کا احادیث میں کہیں ذکر نہیں غیر مقلدین کو تلخیص الجبیر سے رفع الیدین کے بارے میں موضوع روایت پیش کرتے ہوئے ذرہ بھر شرم وحیا نہیں آتی جس کی تفصیل ہو چکی ہے اور اسی تلخیص الجبیر میں گردن پر مسح کی جو روایات موجود ہیں ان کی نفی کرتے ہوئے خوف خدا بھی نہیں آتا غیر مقلد وہابیوں کو اس جرم کی پاداش میں انشاء اللہ قیامت کے دن طوق پہنائے جائیں گے جن سے وہ دوسروں سے ممتاز نظر آئیں گے حدیث نمبر ۳۳ عن وائل بن حجر قال لی رسول اللہ ﷺ یاوائل بن حجر اذا صلیت فجعل یدیك حذاء اذنیك والمراة تجعل یدیها حذا ثدیها طبرانی جلد ۲۲ صفحہ ۲۰ روایت ہے وائل بن حجر سے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وائل بن حجر جب تم نماز پڑھو تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتی کے برابر اٹھائے حدیث نمبر ۳۴ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ میں ہے عن ابن جریج قال قلت لعطاء تشیر المراة بیدیها بالتکبیر کا الرجل قال لا ترفع بذالك یدیها کا الرجل واشار فخفض یدیه جدا وجمعهما جدا وقال ان للمراة هیئة لیست للرجل ۔ روایت ہے ابن جریج سے فرماتے ہیں کہ میں

نے عطا سے دریافت کیا کہ عورت تکبیر تحریمہ کے وقت مرد کی طرح رفع یدین کرے گی آپ نے فرمایا عورت مرد کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے آپ نے اشارہ کیا تو آپ نے دونوں ہاتھ بہت ہی پست رکھے اور ان کو اپنے سے ملایا اور فرمایا عورت کی نماز میں ہیئت ہے جو مرد کی نہیں ہے حدیث نمبر ۳۵ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ میں ہے **عن ابن عباس سئل عن صلوٰة المراة فقال ﷺ تجتمع و تحتضر** روایت ہے **عبدالله** بن عباس سے کہ ان سے عورت کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا

خوب اکٹھی ہو کر اور خوب سمٹ کر نماز پڑھے حدیث نمبر ۳۶ سنن کبری بیہقی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ میں ہے **عن عبدالله ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اذا جلست المراة فی الصلوٰة وضعت فخذها علی فخذها الاخریٰ واذا سجدت الصقت بطنها فی فخذها کاستر ما یکون لها وان الله تعالیٰ ینظر الیها ویقول یا ملائکتی اشهد کم انی قد غفرت لها** ۔ روایت ہے حضرت **عبدالله** بن عمر سے فرماتے ہیں کہ **رسول الله** ﷺ نے فرمایا جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے ملالے اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ ہوجائے بیشک **الله** اسکی طرف نظر رحمت فرما کر فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں اس پر کہ میں نے اسے بخش دیا مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۲ میں ہے کہ حضرت مجاھد رضی **اللہ** عنہ اس امر کو مکروہ جانتے تھے کہ مرد جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے جیسا کہ عورت رکھتی ہے گردن کے مسح اور عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں فرق کے بارے میں اور احادیث بھی موجود ہیں ان احادیث کی موجودگی میں غیر مقلد وہابیوں کی کذب بیانی بھی ملاحظہ فرمالیں انکے مولوی محمد صادق سیالکوٹی نے اپنی کتاب صلوٰۃ الرسول صفحہ ۱۹۰۔۱۹۱ میں لکھا ہے کہ عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے **السلام علیکم و رحمة الله** کہنے تک عورتوں اور

marfat.com

مردوں کے لئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے سب کا قیام رکوع قومہ سجدہ جلسہ استراحت قعدہ اور ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں رسول اللہ ﷺ نے ذکور واناث کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بتایا غیر مقلد وہابی اگر منکر حدیث نہ ہوتے تو اتنے بڑے بڑے جھوٹ نہ لکھتے حق بات یہ ہے کہ جو حدیث انکے نفس امارہ کے موافق ہو چاہے وہ کتنی ہی جھوٹی روایت ہو اسکو فوراً فراخدلی سے خوش ہو کر اپنا لیتے ہیں اور جو حدیث انکے نفس امارہ کے مخالف ہو خواہ وہ کتنی ہی اعلیٰ درجے کی ہو اسکو پس پشت ڈال دیتے ہیں مثلاً غیر مقلد وہابیوں کے مولوی عبدالرحمٰن خلیق اپنی کتاب ۱۲ مسائل میں احناف کی دلیل کا جواب لکھتے ہوئے صفحہ ۱۶۶ میں لکھتا ہے کہ علقمہ تو اپنے باپ وائل کی وفات کے چھ ماہ بعد پیدا ہوا تھا وہ اس سے کیوں کر سن سکتا تھا اس طرح یہ روایت منقطع بھی ہوئی اور قابل حجت نہ رہی اور انکے خالد گرجاکھی نے اپنی کتاب اثبات رفع الیدین میں احادیث کی تعداد بڑھانے کیلئے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۶ میں اسی **علقمہ بن وائل عن ابیہ** سے روایت دھر گھسیٹی غیر مقلدین وہابیوں کو اہلحدیث ہرگز نہیں کہنا چاہیے اور صدق مقال کو اپناتے ہوئے انکو غیر مقلد نجدی وہابی ہی کہنا چاہیے مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام کہنے کو بدعت قرار دیتے ہیں **الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله** پڑھنے والوں کو کافر و مشرک گردانتے ہیں اور خود نجد اور نجد کے رہنے والوں پر سلام پڑھتے ہیں ان کی کتاب تحفہ وہابیہ صفحہ ۱۱ اور رامامین حرمین کی آمد صفحہ ۱۲ میں ہے **سلامی علی نجد ومن حل بالنجد** تقلید کو شرک کہنے والے غیر مقلد وہابی سب کے سب جھوٹے ہیں آجکل غیر مقلدین کو اگر وہابی کہا جائے تو چڑتے ہیں چنانچہ ان کے عبداللہ بہاولپوری نے اصلی اہلسنت کے صفحہ ۳۷ میں لکھا ہے کہ وہابی تو آپ ہمیں بناتے ہیں ورنہ ہم وہابی کہاں؟ حالانکہ انکے بڑے اپنے وہابی کہلانے پر نازاں ہوتے تھے ان کے بڑے اسماعیل غزنوی نے بڑے فخر سے کتاب تحفہ وہابیہ پیش کی تھی عبداللہ بہاولپوری اپنی کتاب اصلی اہلسنت میں یہ باور کرا رہا ہے کہ اہلحدیث ہی اہلسنت ہیں اور جتنے بھی اولیاء ہوئے ہیں وہ سب کے سب اہلحدیث تھے حالانکہ ان کے مولوی محمد مدنی ناظم

marfat.com

جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم اور مولوی عبدالرحمن کیلانی سرعام کہہ رہے ہیں کہ اہلحدیث مسلمان نہیں ہیں عبدالرحمن کیلانی کی کتاب عقل پرستی اور انکار معجزات تقدیم از محمد مدنی صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے کہ معجزات کا منکر یا ان کی اپنی عقل سے غلط ملط تاویل کرنے والا شخص نہ تو اہل حدیث ہے نہ مسلمان یہ ہے غیر مقلد وہابیوں کے بڑوں کا **شَاهِدِيْنَ عَلٰىٓ اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ** حدیث نمبر ۳۷ جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ میں ہے **عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ليهبطن عيسى ابن مريم حكما واماما مقسطا وليسلكن فجا حاجا او معتمرا اوليا تين قبري حتى يسلم علي ولا ردن عليه** روایت ہے حضرت ابوھریرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ ضرور عیسیٰ بن مریم نازل ہونگے منصف اور امام عادل اور ضرور وہ فج کے راستہ پر حج یا عمرہ کے لئے چلیں گے اور بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں گے حتیٰ کہ مجھے سلام کہیں گے اور بلاشک میں ان کے سلام کا جواب دوں گا حدیث نمبر ۳۸ مسند ابی یعلی جلد ۶ صفحہ ۱۰۱ میں ہے **عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ والذی نفس ابی القاسم بيده لينزلن عيسىٰ ابن مريم اماما مقسطا وحكما عدلا ۔۔۔۔ ثم لئن قام علي قبري فقال يا محمد لا جيبنه** روایت ہے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابی القاسم کی جان ہے البتہ ضرور عیسیٰ بن مریم اتریں گے امام منصف اور حاکم عادل پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہوکر یا محمد کہیں گے تو میں انکو جواب دونگا معلوم ہوا کہ قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ سلام تشریف لائیں گے منصف اور عادل ہوں گے مرزا قادیانی دجال کا یہ کہنا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں سراسر کذب وافترا ہے مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۴۴۴ اور بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۶ میں ہے **قال رسول الله ﷺ على انقاب المدينة ملائكة لايدخلها الطاعون ولا الدجال** مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکیں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال اور طاعون دونوں اکھٹے ہوں

marfat.com

گے قادیانی دجال کے وقت طاعون بھی پڑی اور طاعون اور مرزا قادیانی دونوں ہی مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے اس حدیث سے بھی مرزا قادیانی کا دجال ہونا ثابت ہو گیا مرزا قادیانی نے اپنی کتاب **ازالۃ الاوھام** صفحہ ۲۷۰ میں لکھا ہے کہ دجال ملک ہند سے خروج کرے گا مرزا قادیانی نے ملک ہند سے خروج کیا لہذا مرزا قادیانی اپنی ہی تحریر کی رو سے بھی دجال ثابت ہو گیا غیر مقلد نجدی وہابیوں کے عبداللہ بہاولپوری نے اپنی کتاب اصلی اہلسنت کے صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے کہ اگر حضور ﷺ حیات ہوں تو ہم حیات النبی ﷺ کے قائل ہوں اس عقیدے کا کچھ فائدہ ہو تو ہم اس کے قائل ہوں **عبداللہ بہاولپوری** اہلحدیث بھی کہلاتا ہے اور احادیث کا انکار بھی کر رہا ہے احادیث کا ذخیرہ تو حیات النبی کو صراحتاً بیان کر رہا ہے **عبداللہ بہاولپوری** کی اس روش سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسکے نزدیک منکر حدیث ہونا ہی آجکل کے نام نہاد اہلحدیثوں کا خصوصی کارنامہ ہے حیات النبی کے عقیدہ کے بے شمار فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ صحابہ کرام کے دور سے لے کر آج تک نبی کریم ﷺ کے تمام امتی اگر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو نبی کریم ﷺ سے فریاد کرتے ہیں تو ان کی مشکلات دور ہو جاتی ہیں یہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۴۸۳ دلائل النبوۃ جلد ۷ صفحہ ۴۷ کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۰۱ فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۱۸۰ **البدایۃ والنھایۃ** جلد ۷ صفحہ ۹۲ شفاء السقام صفحہ ۱۷۴ میں ہے **عن مالک الدار قال اصاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی ﷺ فقال یارسول اللہ ﷺ استسق لامتک فانھم قد ھلکوا فاتاہ رسول اللہ ﷺ فی المنام فقال ائت عمر فاقرائہ السلام واخبرہ انکم مسقون** روایت ہے مالک الدار سے آپ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت

marfat.com

میں سخت قحط پڑا لوگوں کو بے حد تکلیف پہنچی ایک شخص (صحابی رسول حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ) نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوئے اور عرض کی **یا رسول اللہ** ﷺ اپنی امت کیلئے بارش کی دعا فرمائیں کیوں کہ وہ ھلاک ہوگئے ہیں **رسول اللہ** ﷺ خواب میں آپ سے ملے اور فرمایا عمر کے پاس جاؤ اور اس سے میرا اسلام کہو اور خبر دے دو کہ بارش ہوگی **فتح الباری اور البدایہ والنھایہ** میں ہے کہ اسکی سند صحیح ہے معلوم ہوا کہ جب بھی کوئی مصیبت میں آپکو پکارے اسکی مصیبت دور ہوجاتی ہے اسلئے اس زمانہ میں بھی نبی کریم ﷺ رؤف الرحیم صاحب لولاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو زندہ مان کر مشکل وقت میں آپ سے فریاد کر کے ما انا علیہ واصحابی کا عملی نمونہ پیش کرنے والے اہل سنت بریلوی مسلمان ہی نجات پانے والے ہیں اعلحضرت عظیم الرتبت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانیوالے

اگر گستاخان رسول کی کتاب تقویۃ الایمان کی رو سے نبی کریم ﷺ نے مر کر مٹی میں مل جانا ہوتا تو نبی کریم ﷺ کبھی بھی یہ نہ فرماتے کہ عیسیٰ بن مریم میری قبر پر حاضر ہوکر مجھے سلام کریں گے تو میں ان کے سلام کا جواب دونگا لہٰذا نجدی وہابیوں کا یہ سمجھنا کہ معاذ اللہ آپ مر کر مٹی میں مل گئے ہیں انکے منکر حدیث ہونے کا بین ثبوت ہے حدیث نمبر ۳۹ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ میں ہے **عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ** ﷺ **انی ترکت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احد ھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظر و اکیف تخلفونی فیھما** ۔روایت ہے زید بن ارقم سے فرماتے ہیں فرمایا **رسول اللہ** ﷺ نے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم انہیں تھامے رہو

marfat.com

گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو ئے ایک دوسری سے بڑی ہے اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک دراز رسی ہے اور میری عترت اہل بیت یہ دونوں جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آجاویں تو غور کرو تم ان دونوں سے میرے بعد کیا معاملہ کرتے ہو اس حدیث کے الفاظ حبل ممدود من السماء الی الارض سے معلوم ہوا کہ جس طرح اوپر سے لٹکی ہوئی رسی ترقی کا ذریعہ بھی ہوتی ہے تنزل کا ذریعہ بھی ہوتی ہے کہ اسی سے چڑھا جاتا ہے اسی سے اترا جاتا ہے اس زمانہ میں بھی کچھ لوگ احادیث کا انکار کرنے کی خاطر حسبنا کتاب اللہ کا نعرہ لگا کر اور کچھ لوگ وہ آیات جو کفار اور بتوں کے بارے میں نازل ہوئیں تھیں انکو نبیوں اور ولیوں اور مسلمانوں پر چسپاں کر کے اپنے بدترین مخلوق ہونے کا اور اپنے جہنمی ہونے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں کتاب اللہ تو انبیاء علیهم السلام اور اولیائے کرام کی تعظیم وتوقیر اور حدیث پاک کو ماننے کا سبق دیتی ہے نہ کہ انکار حدیث کا اور نہ ہی انبیاء واولیاء کی توہین وتحقیر کا درس دیتی ہے بیویوں کا اہلبیت ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے اور اولاد کا اہلبیت ہونا حدیث سے ثابت ہے قرآنی اہلبیت کا انکار کفر ہے اور حدیثی اہلبیت کا انکار گمراہی ہے قرآنی پنج تن پاک یہ ہیں نمبر ۱ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نمبر ۲ خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمبر ۳ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نمبر ۴ خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نمبر ۵ خلیفہ چہارم حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اور حدیثی پنج تن پاک یہ ہیں نمبر ۱ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نمبر ۲ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نمبر ۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نمبر ۴ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نمبر ۵ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جو لوگ قرآن مجید کی عظمت وشان کو ختم کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن میں وہ باتیں درج کی گئیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائیں اور اسمیں کفر کے ستون قائم کئے گئے ہیں وہ درحقیقت حدیث ثقلین کے ہی منکر ہیں اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۔

marfat.com

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

مولا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان اتنی بلند ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو قرآنی پنج تن پاک بھی پورے نہ ہوتے حدیثی پنجتن پاک بھی پورے نہ ہوتے عشرہ مبشرہ بھی پورے نہ ہوتے بارہ امام بھی پورے نہ ہوتے مولا علی کرم **اللہ** وجہ الکریم قرآنی پنج تن پاک میں بھی شامل ہیں حدیثی پنج تن پاک میں بھی شامل ہیں عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہے بارہ اماموں میں بھی شامل ہیں یہ آپ کی ایسی خصوصی فضیلت ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو میسر نہیں ہوئی یہ ایک ایسا نفیس اور پیارا نقطہ ہے کہ جسکو آپ کے غلام ہی بیان کر سکتے ہیں آپ کے دشمن کبھی بھی بیان نہیں کر سکتے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ خانہ کعبہ میں پیدا ہونا آپکی خصوصی فضیلت ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو میسر نہیں سراسر جھوٹ ہے جس کی کوئی اصل موجود نہیں تفصیل کے لئے **العطایا الا حمد یہ فی فتاوٰی نعیمیہ** اور **ریحان المقربین بجواب تحریر المفضلین** کا مطالعہ فرمائیں جن میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ تو کعبہ میں پیدا ہوئے اور نہ ہی مسجد میں شہید ہوئے جن کا جواب آج تک کوئی بھی نہیں لکھ سکا حقیقت تو یہ ہے کہ **مولا علی کرم اللہ وجھہ الکریم** کی عظمت و شان خانہ کعبہ سے زیادہ ہے اور اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی عظمت و شان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان سے زیادہ ہے احادیث سے **مولا علی رضی اللہ عنہ** کی خانہ کعبہ میں پیدائش ہی ثابت نہیں فضیلت تو بعد کی بات ہے اگر کوئی کتب احادیث سے حدیث متواتر سے ثابت کر دے تو ہم فوراً بلا چون و چرا مان لیں گے ورنہ بغیر دلیل کے بیان کرنے کا کیا فائدہ۔ حدیث نمبر ۴۰ مسلم شریف جلد ا صفحہ ۱۱۵ میں ہے **عن العباس بن عبدالمطلب قال یارسول اللہ ھل نفعت ابا طالب بشئی فانہ کان یحوطك ویحفظك و ینصرك و یغضب لك قال نعم وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح** ۔ حضرت عباس بن

marfat.com

عبدالمطلب نے عرض کیا یا **رسول اللہ** کیا آپ نے ابوطالب کو کچھ نفع پہنچایا کیوں کہ وہ آپکا احاطہ اور حفاظت بھی فرماتے تھے اور آپ کی مدد فرماتے تھے اور آپ کی وجہ سے لوگوں پر غضبناک بھی ہوتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے اسے آگ میں سراپا ڈوبا ہوا پایا تو اس کو وہاں سے نکال کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا اور بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۱۷ میں یہ الفاظ ہیں **ھوفی ضحضاح من النار ولو لا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار نبی** کریم ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے اسکو نفع دیا وہ تھوڑی تھوڑی آگ میں ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوتا **اعلیحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ الامن والعلی** صفحہ ۱۵۷ میں فرماتے ہیں کہ وہابی صاحبو مصطفیٰ ﷺ تو ایک کافر کے بارے میں فرمارہے ہیں کہ اسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا اسے میں نکال لایا اور تم حضور کو مسلمانوں کے لئے بھی دافع البلا نہیں مانتے اعلیٰحضرت کے اس فرمان عالیشان سے رشد و ھدایت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ پیارے آقا رسول کریم رؤف الرحیم نبی پاک صاحب لولاک **حضرت محمد رسول اللہ** غیب دان بھی ہیں حاضر و ناظر بھی ہیں مختار کل بھی ہیں حاجت روا بھی ہیں مشکل کشا بھی ہیں دور و نزدیک والوں کی حاجت روائی بھی کرتے ہیں مشکل کشائی بھی کرتے ہیں نجدی وہابی آپ کی ان صفات کو اسلئے نہیں مانتے کہ نبی کریم ﷺ نے انکے نجد کے لئے دعا خیر نہیں فرمائی تھی جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث ہم بیان کر چکے ہیں نجد عرب کا ایک صوبہ ہے جو مکہ معظمہ اور عراق کے درمیان واقع ہے اسی کے لئے حضور ﷺ نے دعا خیر نہ فرمائی اور وہاں سے وہابی فرقہ کے نکلنے کی خبر دی غیر مقلد نجدی وہابیوں کا مولوی داؤد ارشد اپنی کتاب دین الحق جلد ۲ میں اس حدیث کا انکار تو نہ کر سکا البتہ اس حدیث سے اپنی گلو خلاصی کیلئے ایک نیا کذب ایجاد کر کے لکھتا ہے کہ اس نجد سے مراد وہ نجد نہیں جہاں سے محمد بن عبدالوہاب نجدی نے خروج کیا بلکہ عراق مراد ہے غیر مقلد نجدی وہابی داؤد ارشد اگر اکذب الکاذبین نہ ہوتا تو اتنا بڑا جھوٹ نہ لکھتا اسکے کذاب ہونے

marfat.com

کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کے لئے دعا خیر نہیں فرمائی اور عراق کے لئے دعا خیر فرمائی ہے دلائل النبوۃ جلد ۶ صفحہ ۲۳۶ میں ہے **عن انس ابن مالك عن زيد ابن ثابت نظر رسول الله ﷺ قبل اليمن فقال اللهم اقبل بقلوبهم ثم نظر قبل الشام قال اللهم اقبل بقلوبهم ثم نظر قبل العراق فقال اقبل بقلوبهم وبارك لنافي صاعنا ومدنا** ۔ روایت ہے حضرت انس بن مالک سے وہ جناب زید بن ثابت سے راوی کہ **رسول اللہ** ﷺ نے یمن کی طرف نظر کی پھر فرمایا الٰہی ان کے دل ادھر لگا دے پھر آپ نے شام کی طرف نظر کی فرمایا الٰہی ان کے دل ادھر لگا دے پھر آپ نے عراق کی طرف نظر کی پھر فرمایا یا الٰہی ان کے دل ادھر لگا دے اور ہم کو ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجد سے مراد عراق کبھی بھی نہیں ہو سکتا اور نجد سے وہی نجد مراد ہے جہاں سے وہابی فرقہ کا خروج ہوا غیر مقلدین کا مولوی داؤد ارشد اپنی دین الحق جلد ۲ صفحہ ۷۰۶ میں لکھتا ہے کہ ایک نجدی کو نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس دنیا ہی میں جنت کی بشارت سنائی مشکوٰۃ صفحہ ۱۳ داؤد ارشد نجدی وہابی نبی کریم ﷺ کے علم غیب اور اختیارات کا منکر بھی ہے اور اپنے ایک نجدی کے لئے جنت کی بشارت بھی بتا رہا ہے ایں چہ بو العجیبست داؤد ارشد اپنی نجدی فرقی کو جنتی تو ثابت نہ کر سکا صرف ایک نجدی کے لئے جنت کی بشارت کا اظہار کر رہا ہے نجدی اور جنت کی بشارت چشم بد دور داؤد ارشد نے جس نجدی کے لئے جس حدیث سے جنت کی بشارت بیان کی ہے ہم رب تعالیٰ اور اسکے رسول کے فضل سے اس حدیث کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں تا کہ ان نجدیوں کا سو فیصد کذاب ہونا عیاں ہو جائے مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲ میں ہے **عن ابى هريرة قال اتى اعرابى النبى ﷺ فقال دلنى على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله ولا تشرك به شياء و تقيم الصلوٰة المكتوبة وتوءدا لزكاة المفروضة وتصوم رمضان قال والذى نفسى بيده لازيد على هذا شياء ولا انقص منه فلما ولى قال النبى ﷺ من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا متفق عليه**

marfat.com

روایت ہے حضرت ابوھریرہ سے فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کرنے لگے کہ مجھے ایسے کام کی ھدایت فرمائیں کہ میں وہ کروں تو جنتی ہو جاؤں فرمایا اللہ کو پوجو اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو زکوۃ فرض دو رمضان کے روزے رکھو وہ بولے قسم اس کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کبھی بھی اس سے کچھ گھٹاؤں بڑھاؤں گا نہیں پھر جب وہ چلدیئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو جنتی مرد کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے یہ وہ شخص ہے جو نجدی نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے اسی لئے اسکے جنتی ہونیکی بشارت دی کہ وہ نجدی نہیں تھا اعلیحضرت مجدد دین ملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

حضرت حکیم الامت رحمة الله عليه مراۃ میں اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جنتی کو دیکھنا بھی ثواب ہے بزرگوں کے دیدار سے گناہ بخشے جاتے ہیں دوسرے یہ کہ حضور کو لوگوں کے انجام نیک بختی بدبختی کا علم ہے جانتے ہیں کہ جنتی کون ہے دوزخی کون حضور کو خبر تھی کہ یہ بندہ مومن تقوی پر قائم رہیگا ایمان پر مرے گا جنت میں جائیگا۔نجدی کے بارے میں مشکوۃ شریف صفحہ ۱۲ میں ہے **عن طلحة بن عبيد الله قال جاء رجل الى رسول الله ﷺ من اهل نجد ثائر الرّاس نسمع دوى صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنامن رسول الله ﷺ فاذا هو يسئال عن الاسلام فقال رسول الله ﷺ خمس صلوٰت فى اليوم والليلة فقال هل على غير هن فقال لا الا ان تطوع قال رسول الله ﷺ وصيام شهر رمضان فقال هل على غيره قال لا الا ان تطوع و ذكر له رسول الله ﷺ الزكاة فقال هل على غيره فقال لا الا ان تطوع قال ادبر الرجل وهو يقول لا ازيد على هذ اولا انقص منه فقال رسول الله ﷺ افلح الرجل**

marfat.com

ان صدق متفق علیه ۔ روایت ہے طلحہ بن عبداللہ سے کہ ایک نجدی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بال بکھیرے حاضر ہوا جس کی گنگناہٹ تو ہم سنتے تھے مگر سمجھتے نہ تھے کہ کیا کہتا ہے یہاں تک حضور انور کے قریب پہنچ گیا تو اسلام کے بارے میں پوچھنے لگا حضور ﷺ نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں ہیں بولا ان کے علاوہ میرے ذمہ اور نماز بھی ہے فرمایا نہیں ہاں اگر چاہو تو نفل پڑھو حضور ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے بولا کیا مجھ پر اس کے سوا اور بھی ہے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل ادا کرے فرمایا اس سے حضور ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا بولا کیا میرے ذمہ کچھ اور بھی ہے فرمایا نہیں مگر نفل ادا کرے فرمایا اس نے پیٹھ پھیر لی یہ کہتا جاتا تھا کہ میں اس سے نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم حضور ﷺ نے فرمایا اگر یہ شخص سچا ہے تو کامیاب ہوگا یہ دونوں روائتیں بخاری شریف اور مسلم شریف میں موجود ہیں حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے مراۃ شریف میں لکھتے ہیں کہ اگر صدق دل سے وعدہ کیا ہے تو کامیاب ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ نجدیوں کا اعتبار نہیں کیوں کہ اس سے پہلے ایک سائل کے ان ہی الفاظ پر حضور ﷺ نے فلاح وکامیابی کا قطعی حکم دے دیا اور اس نجدی کے ان ہی الفاظ پر مشکوک طریقہ سے کامیابی بیان فرمائی داؤد ارشد اپنے تمام روئے زمین کے نجدی وہابیوں سے ملکر بتائے کہ اس حدیث میں جنت کا لفظ کہاں ہے اس حدیث میں لفظ جنت ہی موجود نہیں تو ایک مشکوک طریقہ سے بتائی ہوئی کامیابی اس نجدی کیلئے جنت کی قطعی بشارت کیسے ہوگئی کیا داؤد ارشد نجدی وہابی اپنے تمام نجدیوں سے پوچھ کر بھی کوئی ایسی حدیث بتا سکتا ہے کہ جس میں یہ ہو کہ اس نجدی کا خاتمہ ایمان پر ہوا تھا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نجدیوں وہابیوں کا کبھی بھی اعتبار نہیں کرنا چاہیے ورنہ جو ان پر اعتماد کرے گا وہ بھی انکے ساتھ جہنم میں ہی ڈالا جائے گا نبی ﷺ تو اس نجدی کو بار بار نوافل کی تاکید فرمارہے ہیں اور غیر مقلد مولوی عبدالستار دہلوی فتاویٰ ستاریہ جلد ا صفحہ ۶۷ میں لکھتا ہے کہ شب برات کو رات بھر نفلیات وغیرہ پڑھنا بدعت ہے غیر مقلدین کے مولوی عبدالستار دہلوی کی اس تحریر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس کام کی تاکید حدیث پاک میں

marfat.com

موجود ہو غیر مقلد نجدی وہابیوں کے مولوی اسی کام کو کسی نہ کسی بہانہ سے بدعت قرار دے کر ہی دم لیتے ہیں یہ ہے ان کی اہلحدیثیت کیا اس کے بعد بھی ان کے منکر حدیث ہونے میں کسی شخص کو شک وشبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔عرفان شریعت حصہ دوم صفحہ ۳ مطبوعہ بریلی شریف میں ہے کہ فتاوی الحرمین میں ہے **لا تصلوا معهم** ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز باطل محض ہی ہے صف میں ان کا کھڑا ہونا جائز نہیں کہ ان کی نماز نماز ہی نہیں تو عین نماز میں بالکل خارج از نماز ہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کہ غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں من قطع صف **قطعه الله** جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے تو جو مسلمانوں میں سر برآوردہ ہو جوان کے منع پر بلا فتنہ وفساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچائے **اللهم تقبل منى بحق نبيك ﷺ والانبياء والمرسلين عليهم السلام فانك ارحم الراحمين**

فقیر محمود احمد قادری

marfat.com

قیمت

نبی کریم ﷺ کی امت کے لئے دعائے خیر

ملنے کے پتے

1

حافظ بشیر احمد صاحب امام

نورانی مسجد محلہ فیض آباد گلی نمبر ۸ گجرات(پاکستان)

2

آستانہ عالیہ **چن پیر** صاحب

بانٹھ روڈ گجرات

3

نعیمی کتب خانہ

حکیم الامت مفتی احمد یار خان روڈ گجرات